ہندوستان میں اہلِ حدیث کی علمی خدمات | تالیف مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہرویؒ۔ جمع و ترتیب: مولانا محمد حنیف یزدانی۔ ناشر: مکتبہ نذیریہ الپتگین سٹریٹ ۳، اچھرہ۔ لاہور صفحات ۲۴۴ قیمت ۹ روپے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں اس نیم بر اعظم میں مسلک اہلِ حدیث کے بزرگوں کی علمی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے کتاب بڑی معلومات افزا ہے اور اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک مسلک کے علماء نے دینِ حق کی ترویج و اشاعت کے لیے کتنا عظیم کام سرانجام دیا ہے۔ ایک بات البتہ ضرور کھٹکتی ہے کہ اس میں بعض ایسے بزرگوں کے نام شامل ہیں جنہیں اصطلاحی معنوں میں اہلِ حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً خواجہ عبدالحی فاروقی مرحوم و مغفور کو اہلِ حدیث علماء میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ اُن کا تعلق اہل احناف سے تھا۔ راقم الحروف کو اُن کے ساتھ کئی برس کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ ذاتی معلومات کی بنا پر یہ بات کہہ سکتا ہے یہی بات بعض دوسرے بزرگوں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔

کتاب کے آخر میں فاضل مُرتب نے ایک ضمیمہ شامل کیا ہے جس میں اہلِ حدیث کی اُن دینی خدمات کا مختصر تعارف ہے جو انہوں نے تقسیم کے بعد پاکستان میں سرانجام دیں۔

اسلاف کے ان علمی اور دینی کارناموں کی اچھی طرح اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ نئی نسلوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ یہ اُمت علمی اعتبار سے بانجھ نہیں بلکہ اس میں ہر عہد کے اندر بہت بڑی تعداد میں ایسے اصحابِ فضیلت پیدا ہوتے رہے ہیں جو علمی وجاہت کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری میں بھی نہایت اُونچا مقام رکھتے تھے۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت گوارا ہے۔

لبِ زنداں | ڈاکٹر نذیر احمد شہیدؒ کے خطوط کا مرقع۔ مرتبہ: جناب محمد خالد فاروق۔ شائع کردہ: ادارۂ افکارِ نو، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۷۶، لاہور۔ ہدیہ سات روپے، صفحات ۲۸۴۔

ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم و مغفور اس ملک کے عام باشندوں اور خصوصاً تحریکِ اسلامی کے وابستگان کے لیے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کی للہیت، خلوص، شرافت، اسلام اور بنی نوع انسان کے لیے غیر معمولی جذبۂ خدمت و ایثار ہر اُس شخص کے سینے پر ثبت ہے جسے کبھی بھی اُن سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ایک مردِ مومن کی طرح راہِ حق میں بڑے استقلال اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ زندہ رہے اور مردِ مومن کی سی یکسوئی اور فراست کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے بھرپور کوشش کرتے رہے اور بالآخر اپنی اس حق پرستی کی وجہ سے دشمن کی گولی کا نشانہ بن کر اپنی جان جاں آفرین کے حوالے کر دی۔

(باقی صفحہ ۴۴ پر)